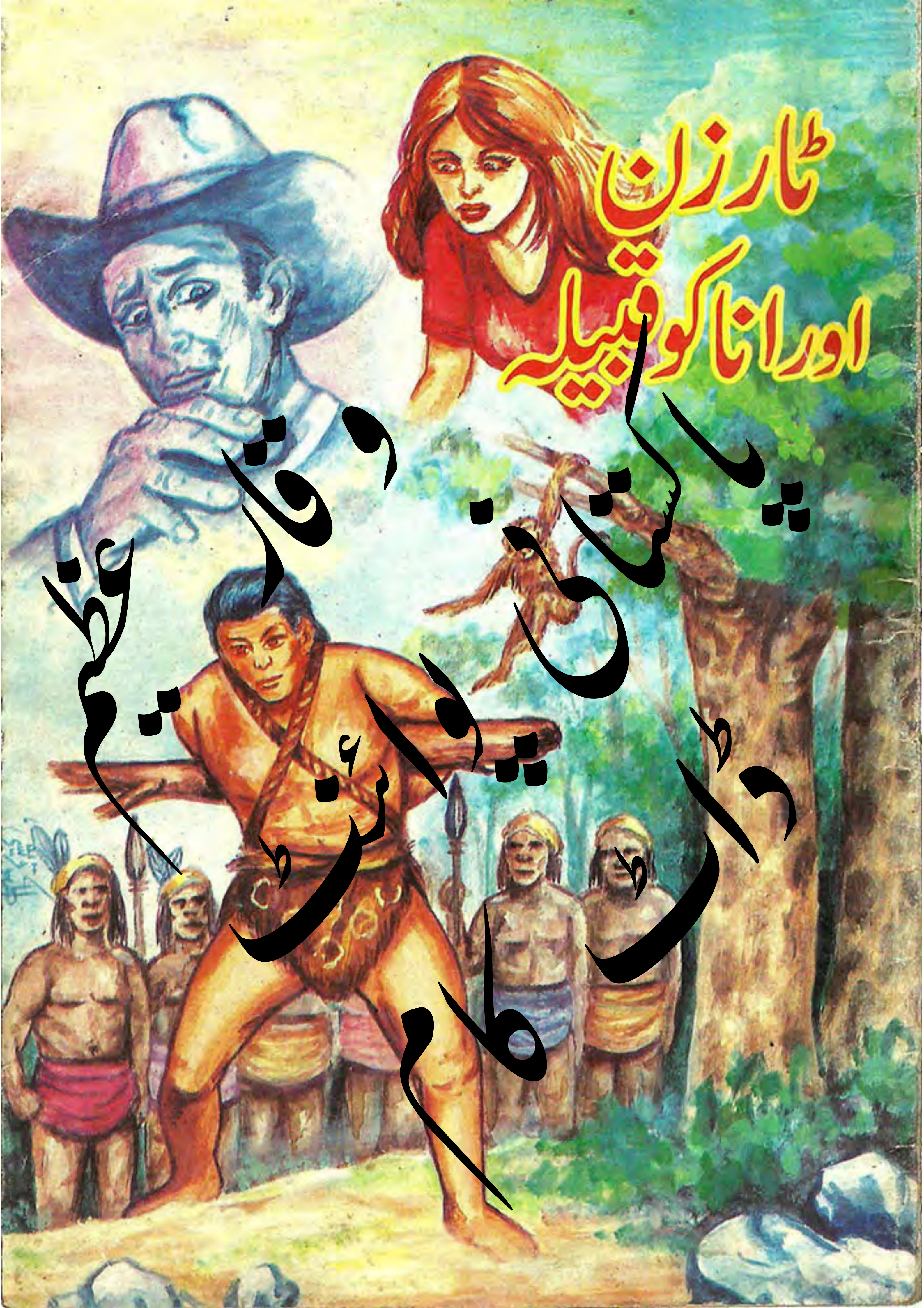
ٹارزن
اور اناکو قبیلہ

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

ٹارزن
اور انا کو قبیلہ

ارشاد حسین

بک لینڈ بیرون بوہڑگیٹ ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

ناشران ——— ایم یونس انصاری
——— ایم یوسف انصاری
طابع ——— سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان
قیمت ——— -/7 روپے

" سردار۔ مہذب دنیا کے لوگ جنگلوں میں جانوروں کو پکڑنے کے لئے آتے ہیں۔ مگر وہ انہیں پکڑ کر کہاں لے جاتے ہیں"۔ منکو نے کہا۔ ٹارزن اور منکو اس وقت اپنے جنگل سے بہت دور آئے ہوئے تھے۔ یہ جنگل بھی بہت گھنا اور وسیع تھا۔ اس جنگل کے مختلف حصوں میں وحشیوں کے چار قبیلے آباد تھے۔ ان چاروں میں سے دو قبیلے تو ٹارزن کو اپنا بڑا سردار مانتے تھے لیکن دو قبیلوں نے اسے بڑا سردار ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی کے غلام بن کر نہیں رہنا چاہتے اور چونکہ ان دونوں قبیلوں کی طرف سے ابھی تک کوئی ایسی حرکت نہیں ہوئی تھی کہ ٹارزن ان کو سزا دیتا اس لئے ٹارزن نے بھی انہیں

ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت وہ اسی جنگل میں گھوم رہے تھے۔ اناکو قبیلہ ان کے قریب تھا۔ اناکو قبیلہ ان دو قبیلوں میں سے ایک تھا جس نے ابھی تک ٹارزن کو اپنا سردار ہنیں مانا تھا۔ جنگل میں گھومتے ہوئے یہ سوال منکو نے ٹارزن سے کیا تھا۔

" مہذب دنیا میں چڑیا گھر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جانوروں کو وہاں رکھتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" چڑیا گھر۔ کیا وہاں چڑیاں رہتی ہیں"۔ منکو نے پوچھا تو ٹارزن ہنسنے لگا۔

" نام سے تو ایسے ہی لگتا ہے کہ وہاں چڑیاں رہتی ہیں لیکن حقیقت میں وہاں چڑیاں ہنیں ہوتیں بلکہ دوسرے تمام جانور ہوتے ہیں۔ شیر، گیدڑ، لومڑی، ہاتھی، بندر، بھالو اور ہرن وغیرہ۔ دنیا میں جتنے بھی جانور پائے جاتے ہیں وہ تقریباً سب ان چڑیا گھروں میں رکھے جاتے ہیں"۔ ٹارزن نے منکو کو بتایا تو وہ حیران رہ گیا۔

" دنیا بھر میں جتنے بھی جانور پائے جاتے ہیں وہ ان چڑیا گھروں میں ہوتے ہیں"۔ منکو نے حیرت سے

پوچھا۔

" ہاں۔ سنا تو میں نے بھی یہی ہے۔ لیکن آج تک کوئی چڑیا گھر دیکھا ہنیں"۔ ٹارزن نے منکو سے کہا۔

" سردار۔ یہ مہذب دنیا کے انسان شیر، ہاتھی اور چیتے کو ان چڑیا گھروں میں کیسے رکھتے ہوں گے۔ یہ جانور تو بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ آدمی کو تو ایک لمحے میں چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے"۔ منکو نے کہا۔

" انسان کے پاس عقل ہے، علم ہے اور علم و عقل بہت بڑی طاقتیں ہیں۔ انہی طاقتوں کی وجہ سے وہ ہاتھی اور ببر شیر جیسے طاقتور جانوروں کو بھی اپنا غلام بنا لیتا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" سردار۔ ہم جانوروں کو چڑیا گھر میں رکھ کر انسان کیا کرتا ہے"۔ منکو نے پوچھا۔

" جیسے ہم سیر و تفریح کرنے اپنے جنگل سے دوسرے جنگل میں جاتے ہیں اسی طرح انسان سیر و تفریح کرنے اپنے بیوی بچوں سمیت چڑیا گھروں میں آتے ہیں۔ جانوروں کو دیکھتے ہیں، خوش ہوتے ہیں اور تازہ دم ہو کر گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں"۔ ٹارزن

نے کہا۔

" معاف کرنا سردار۔ یہ انسان بہت ظالم ہے۔ اپنے مقصد کے لئے یہ جانوروں پر بہت ظلم کرتا ہے۔ جنگلوں میں آزاد رہنے والے معصوم جانوروں کو اپنا غلام بنا لیتا ہے"۔ منکو نے کہا۔

" تم نے مجھ سے معافی کس بات پر مانگی ہے منکو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" سردار ۔ تم بھی تو انسان ہو نا اور میں نے انسان کی برائی کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کی برائی کرنے پر تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ اس لئے میں نے پہلے ہی معافی مانگ لی ہے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسے ہنستے دیکھ کر منکو نے منہ بنا لیا۔

" سردار۔ میں نے تمہیں کوئی لطیفہ سنا دیا ہے جو تم اس طرح ہنس رہے ہو"۔ منکو نے کہا۔

" میں تو تمہاری معصومیت پر ہنس رہا ہوں منکو"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا سردار۔ تم

کیا کہنا چاہ رہے ہو"۔ منکو نے کہا۔

" میں انسان کی اولاد ہوں اس لئے انسان ہوں لیکن میں پلا بڑھا تو جانوروں میں ہوں۔ مجھے دودھ شیرنی نے پلایا ہے لہذا میں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ تم میں سے بھی ہوں اور پھر میرا مشن ہے ظلم کا خاتمہ اور مظلوم کی مدد۔ ظالم چاہے انسان ہو یا کوئی جانور وہ میرا دشمن ہے اور مظلوم خواہ وہ جانور ہو یا انسان وہ میرا دوست ہے اور اس کے لئے میں اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں۔ تم نے کئی بار دیکھا ہے کہ میں نے اپنے جنگلوں کے جانوروں کی وجہ سے مہذب دنیا کے کئی ظالم انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے"۔ ٹارزن نے منکو کو سمجھانے والے انداز میں کہا تو منکو نے گردن ہلا دی۔

" سردار۔ تم مہذب دنیا میں جا کر ان جانوروں کو چھڑا کیوں نہیں لاتے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے زور سے قہقہہ لگایا۔ اس کے اس طرح قہقہہ لگانے پر منکو نے ایک بار پھر منہ بنا لیا تھا۔

" اب تم نے بے وقوفی والی بات کی ہے۔ تمہارا

کیا خیال ہے مہذب دنیا کوئی چھوٹی سی بستی ہے۔ اس دنیا میں ہمارے جنگلوں جیسے سینکڑوں جنگل ہوں گے۔ ان جنگلوں میں بڑے بڑے لاکھوں شیر ہوں گے۔ میں ساری زندگی بھی اس دنیا میں گھومتا رہوں تو مکمل طور پر مہذب دنیا نہیں دیکھ سکتا۔ میرے پیارے منکو میری ایک حد ہے۔ یہ جنگلات میری حدود میں آتے ہیں۔ ان جنگلات میں ہونے والے ظلم کو روکنا میرا فرض ہے۔ مہذب دنیا میں بھی کئی لوگ ہوں گے جو ظلم کے خلاف لڑ رہے ہوں گے"۔ ٹارزن نے منکو سے کہا تو اسے ٹارزن کی بات سمجھ میں آ گئی اس لئے اس نے گردن ہلائی اور پھر کسی سوچ میں گم ہو گیا۔

اسی لمحے ایک درخت سے اڑتا ہوا ایک جال ان پر آ گرا اور وہ دونوں اس جال میں پھنس گئے ۔ ٹارزن نے اس جال سے نکلنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ جال سے نکل نہ سکا۔ پھر اس نے جال کو توڑنے کی کوشش کی لیکن جال نجانے کس قسم کی رسی سے بنا ہوا تھا کہ ٹوٹ بھی نہیں رہا تھا۔ پھر ایک دم بہت

سے وحشی اس کے گرد جمع ہو گئے ۔ یہ سب اناکو قبیلے
کے وحشی تھے۔ ٹارزن کو جال میں پھنسا ہوا دیکھ کر
انہوں نے اپنی جنگلی زبان میں نعرے لگائے اور رقص
کرنے لگے۔ کچھ دیر تک نعرے لگانے اور رقص کرنے
کے بعد انہوں نے جال کو پکڑا اور اسے گھسیٹنے لگے۔
اب وہ اپنی جھونپڑیوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

اناکو قبیلے کا سردار ملاکو اپنی بڑی سی جھونپڑی میں بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ وحشی اس کی جھونپڑی میں داخل ہوئے۔ یہ اس کے قبیلے کے وحشی تھے۔ سردار ملاکو انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ انہوں نے مہذب دنیا کے دو انسانوں کو رسی سے باندھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک مرد تھا جس نے نیلا ہیٹ اور نیلی شرٹ اور پینٹ پہن رکھی تھی جبکہ دوسری لڑکی تھی۔ لڑکی نے سرخ لباس پہنا ہوا تھا جبکہ اس کے بال سنہری رنگ کے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر خوف کی بجائے اطمینان کے آثار دیکھ کر سردار ملاکو کو بہت حیرت ہو رہی تھی۔

"کون ہیں یہ اور کہاں سے پکڑ کر لائے ہو

انہیں"۔ سردار ملاکو نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

" سردار ۔ یہ ہمارے جنگل میں گھوم رہے تھے۔ ہم انہیں پکڑ لائے ہیں"۔ ایک وحشی نے کہا۔

" کیوں پکڑ لائے ہو۔ کیا کریں گے ہم ان کا"۔ سردار ملاکو نے اس سے پوچھا۔

" سردار۔ بہت عرصہ ہو گیا ہے ہم نے دیوی کے قدموں میں بھینٹ نہیں دی۔ ان سفید فاموں کی بھینٹ سے دیوی بہت خوش ہو گی"۔ ان میں سے ایک وحشی نے سردار ملاکو سے کہا۔

" سلاکو۔ تم جانتے ہو ٹارزن اس قسم کے کاموں کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ ہماری اس سے آج تک لڑائی اس لئے نہیں ہوئی کہ ہم نے بہت عرصے سے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ اب اگر ہم نے یہ بھینٹ چڑھا دی اور ٹارزن کو خبر ہو گئی تو پھر اس سے ہماری لڑائی ہو جائے گی اور میں نہیں چاہتا کہ اس سے ہماری لڑائی ہو"۔ سردار ملاکو نے سلاکو سے کہا۔ سلاکو اس قبیلے کا نائب سردار بھی تھا۔

" سردار۔ ہم نے ابھی تک اسی لئے ٹارزن کی غلامی

قبول نہیں کی کہ ہم اپنی مرضی سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ اسے ہمارے کاموں میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ پھر بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس بھینٹ کو خفیہ رکھیں اور ٹارزن تک اس کی خبر نہ پہنچے"۔ سلاکو نے سردار ملاکو سے کہا۔

" تم لوگ ٹارزن سے ڈرتے ہو"۔ مہذب انسان نے ان سے کہا تو وہ چونک پڑے۔ وہ اپنی جنگلی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ ان دونوں کو یہ زبان نہیں آتی ہو گی مگر انہوں نے نہ صرف ان کی باتیں سمجھ لی تھیں بلکہ ان کی زبان میں ان سے بات بھی کی تھی۔

" تم۔ تم ہماری زبان کیسے جانتے ہو؟"۔ سردار ملاکو نے حیرت بھرے لہجے میں اس سے پوچھا۔ اس آدمی نے سردار ملاکو کو جواب دینے کی بجائے اپنے ہاتھ پر پھونک ماری تو اس کے ہاتھ پر موجود رسی کو آگ لگ گئی۔ جب آگ بجھی تو رسی جل چکی تھی لیکن اس آدمی کے ہاتھ کو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔ پھر اس آدمی نے اپنی ساتھی لڑکی کے ہاتھ پر پھونک ماری تو اس کی

رسی بھی ایسے ہی جل گئی۔ اس کے بعد اس نے مسکرا کر ملاکو اور سلاکو کی طرف دیکھا۔

" میں چاہوں تو صرف ایک پھونک مار کر تمہارے سارے قبیلے کو راکھ میں تبدیل کر دوں"۔ مہذب آدمی نے مسکراتے ہوئے سردار ملاکو سے کہا تو اس کے چہرے پر خوف کے آثار پیدا ہو گئے جبکہ سلاکو اور دیگر وحشی بھی خوفزدہ نظروں سے اس اجنبی کو دیکھنے لگے۔

" میرا نام ٹائیگر ہے اور یہ میری بیوی ارسیلا ہے۔ ہم جان بوجھ کر تمہارے قبیلے میں آئے ہیں"۔ مہذب آدمی نے جنگلی زبان میں بات کرتے ہوئے سردار ملاکو کو اپنا اور اپنی بیوی کا نام بتایا۔

" تمہارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے"۔ سردار ملاکو نے ٹائیگر نامی شخص سے پوچھا۔

" اگر تم مجھ سے دوستی کا ہاتھ ملاؤ تو میں اپنی آمد کا مقصد بتاتا ہوں اور ہاں۔ یہ بھی بتا دوں کہ مجھ سے دوستی کر کے تم بہت فائدے میں رہو گے۔ تمہارا قبیلہ بہت طاقتور ہو جائے گا اور ارد گرد کے تمام قبیلے

تم سے ڈریں گے اور تمہارے غلام بن کر رہیں گے"۔ ٹائیگر نے سردار ملاکو سے کہا۔

" مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہو گا"۔ سردار ملاکو نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ نائب سردار سلاکو نے بھی ٹائیگر سے ہاتھ ملایا۔ ملاکو اور سلاکو ٹائیگر کا ایک شعبدہ دیکھ کر ہی اس سے متاثر ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے فوراً ہی اس سے دوستی کر لی تھی۔

" میں نے کچھ دیر پہلے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم ٹارزن سے ڈرتے ہو"۔ ٹائیگر نے سردار ملاکو سے کہا۔

" نہیں۔ ہم ڈرتے کسی سے نہیں ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ٹارزن نے طاقتور سے طاقتور قبیلے کو بھی اپنا تابع بنا لیا ہے اس لئے ہم اس سے نہیں الجھتے۔ اس نے بھی ہم پر کبھی دباؤ نہیں ڈالا کہ ہم اسے بڑا سردار مان کر اس کی غلامی میں آ جائیں"۔ سردار ملاکو نے ٹائیگر سے کہا۔

" اگر تم ٹارزن کو اپنا قیدی بنا لو تو"۔ ٹائیگر نے سردار ملاکو سے پوچھا تو وہ حیرت سے ٹائیگر کو دیکھنے لگا۔

" یہ کیسے ممکن ہے۔ ٹارزن کو آج تک کوئی قیدی نہیں بنا سکا۔ اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ مضبوط جال کو توڑ کر رکھ دیتا ہے۔ وہ مضبوط سے مضبوط رسی کو بھی ایک جھٹکے میں توڑ دیتا ہے اور تو اور مہذب دنیا کے انسان لوہے کی زنجیر لے کر آتے ہیں لیکن ٹارزن وہ زنجیر بھی معمولی سے جھٹکے سے توڑ دیتا ہے۔ اتنے طاقتور انسان کو کیسے قیدی بنایا جا سکتا ہے"۔ سردار ملاکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کوئی بھی انسان پھونک مار کر اپنے ہاتھ پر آگ نہیں لگا سکتا لیکن میں نے آگ لگا لی ہے۔ میں بہت کچھ کر سکتا ہوں۔ تمہیں میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے۔ میں تمہیں ایک ایسا جال دوں گا کہ ایک ٹارزن تو کیا دس ٹارزن بھی مل کر اسے نہیں توڑ سکیں گے۔ پھر ٹارزن کو باندھنے کے لئے ایسی رسی دوں گا کہ وہ ساری عمر اسے توڑ نہیں سکے گا اور جب تم ٹارزن کو قیدی بنا لو گے تو سوچو تمہاری کتنی دہشت ہو جائے گی۔ ان جنگلوں میں رہنے والے تمام قبائل تم سے خوفزدہ ہو جائیں گے اور پھر وہ ٹارزن کی بجائے تمہیں

اپنا بڑا سردار مان لیں گے۔ تم ان پر اپنا حکم چلانا اور انہیں اپنا غلام بنائے رکھنا"۔ ٹائیگر نے کہا تو سردار ملاکو کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا۔ اس کے دیگر ساتھی بھی ٹائیگر کی باتیں سن کر خوش نظر آ رہے تھے۔

" یہ سب کچھ تم میرے لئے کرو گے"۔ سردار ملاکو نے ٹائیگر سے پوچھا۔

" ہاں۔ ٹائیگر جسے اپنا دوست بناتا ہے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور جو اس کا دشمن بن جائے اسے خاک میں ملا دیتا ہے"۔ ٹائیگر نے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

" قید کی حالت میں ٹارزن تمہارے پاس صرف ایک دن رہے گا۔ تم اسے جنگل کا چکر لگوانا تاکہ تمام وحشی اسے قید کی حالت میں دیکھ لیں۔ پھر ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں گے"۔ ٹائیگر کی بیوی ارسیلا نے پہلی مرتبہ ان کی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

" تم ٹارزن کو کہاں لے جاؤ گے"۔ سردار ملاکو نے ان سے پوچھا۔

" اپنی مہذب دنیا میں۔ ایک چڑیا گھر والوں سے میری بات ہوئی ہے۔ میں نے ان سے ٹارزن کا سودا کر لیا ہے۔ وہ ٹارزن کو اپنے چڑیا گھر میں رکھیں گے"۔ ٹائیگر نے سردار ملاکو سے کہا۔ سردار ملاکو کو اس کی بات زیادہ سمجھ تو نہ آئی اس لئے اس نے ویسے ہی گردن ہلا دی۔

" ٹائیگر۔ ہمیں یہاں کے وحشیوں اور درندوں سے بہت خطرہ ہے۔ ٹارزن کو قیدی حالت میں دیکھ کر درندے ہم پر حملہ کر دیں گے۔ وہ ٹارزن کے بہت وفادار ہیں اور ٹارزن سے محبت کرتے ہیں"۔ سردار ملاکو نے ٹائیگر سے اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" واقعی درندے ٹارزن سے محبت کرتے تھے ہیں مگر میرے سامنے کوئی ہنیں بول سکتا۔ یہ جانور، درندے، وحشی سب بت بن جائیں گے۔ میرا جادو اہنیں حرکت بھی ہنیں کرنے دے گا۔ تمہیں کسی قسم کی فکر کرنے کی ضرورت ہنیں۔ میں تمام باتیں سوچ سمجھ کر یہاں آیا ہوں"۔ ٹائیگر نے سردار ملاکو کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ سردار ملاکو اب خوش ہونے کے ساتھ ساتھ

مطمئن بھی نظر آ رہا تھا۔ وہ تو بہت عرصے سے چاہتا تھا کہ کسی طرح ٹارزن پر قابو پا لے لیکن وہ ٹارزن کی طاقت سے ڈرتا تھا۔ اب ٹائیگر کی وجہ سے اس کی خواہش پوری ہو رہی تھی۔

" شکریہ ٹائیگر۔ ہم مہذب دنیا کے انسانوں کو اچھا نہیں سمجھتے لیکن تم بہت اچھے انسان ہو"۔ سردار ملاکو نے ٹائیگر سے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔ پھر وہ کوئی منتر پڑھنے لگا۔ منتر پڑھنے کے بعد اس نے زمین پر پھونک ماری۔ اس کے پھونک مارتے ہی وہاں ایک جال، ایک بڑی سی اور موٹی رسی آ گئی۔

" ٹارزن کو قیدی بنانے کا سارا سامان آ گیا ہے۔ اسے سنبھالو اور ٹارزن کو قابو کرنے کی تیاری کرو۔ میرا علم بتا رہا ہے کہ ٹارزن اس وقت تمہارے ہی جنگل میں گھوم رہا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" سلاکو۔ فوراً اپنے ساتھ بہت سے ساتھی لے جاؤ۔ دیکھو کہ ٹارزن کہاں ہے۔ بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے اسے اپنے جال میں قید کر لو۔ ایک بار ٹارزن ہمارا قیدی بن گیا تو ہمارا قبیلہ جنگلوں کے تمام قبیلوں

کا سردار بن جائے گا"۔ سردار ملاکو نے فوراً ہی اپنے نائب سردار سلاکو کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا سردار"۔ سلاکو نے کہا اور پھر اس نے جال اٹھایا اور دوسرے وحشیوں کے ساتھ اس جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ اس کا چہرہ بھی خوشی سے سرخ ہو رہا تھا۔

" ملاکو۔ تم نے یہ بہت بری حرکت کی ہے اور تم جانتے ہو کہ تمہاری اس حرکت کا کیا انجام ہو گا"۔

اناکو قبیلے کے وحشی جال میں پھنسے ٹارزن اور منکو کو گھسیٹتے ہوئے اپنے سردار ملاکو کی جھونپڑی میں لے آئے تھے۔ ٹارزن نے اس کی جھونپڑی میں مہذب دنیا کے دو افراد دیکھے تھے۔ ان میں سے ایک مرد.اور دوسری لڑکی تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں عیاری اور چالاکی نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں بہت دلچسپ نظروں سے ٹارزن کو دیکھ رہے تھے۔ جب وحشی ٹارزن کو اپنے سردار کی جھونپڑی میں لا چکے تو ٹارزن نے غراتے ہوئے سردار ملاکو سے کہا۔

" انجام تو اب تمہارا بہت برا ہو گا سردار ٹارزن۔

تم ان وحشیوں پر بہت رعب ڈالتے تھے۔ میں تمہارا سارا رعب تمہاری ناک کے راستے نکال دوں گا"۔ ٹائیگر نے ٹارزن سے کہا۔

" ہونہہ۔ اس بزدل انسان کی باتوں میں آ کر تم نے یہ حرکت کی ہے"۔ ٹارزن نے اندازہ لگا لیا تھا کہ مہذب دنیا کا یہ آدمی اس کا دشمن ہے اور اس کے اکسانے پر سردار ملاکو نے یہ حرکت کی ہے ورنہ سردار ملاکو میں یہ جرأت ہنیں تھی کہ وہ ٹارزن سے دشمنی مول لیتا۔ مہذب دنیا کے افراد اسے جس انداز میں دیکھ رہے تھے اسی سے اس نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ اس نے جال پر ایک بار پھر زور آزمائی کی لیکن ٹارزن جال کی ایک رسی بھی نہ توڑ سکا۔

" یہ تو میرے مہمان ہیں سردار ٹارزن۔ انہیں الزام مت دو۔ میں خود اتنا طاقتور ہوں کہ تمہیں قابو کر سکوں"۔ سردار ملاکو نے اپنی گردن کو اکڑاتے ہوئے ٹارزن سے کہا۔

" میں جانتا ہوں کہ تم کتنے طاقتور ہو"۔ ٹارزن نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن کو جال سے نکال کر رسی سے باندھ دو"۔ اس اجنبی نے سلاکو سے کہا۔

"تم اپنا تعارف کرانا پسند کرو گے"۔ ٹارزن نے اس اجنبی سے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ٹائیگر ہے اور یہ میری بیوی ارسیلا ہے۔ ہم مہذب دنیا سے سردار ملاکو کو ملنے آئے ہیں کیونکہ سردار ملاکو ہمارا دوست ہے"۔ اس اجنبی نے ٹارزن سے کہا اور پھر اس نے ٹارزن پر پھونک ماری اور سلاکو کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ سلاکو اور اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر جال کھول دیا۔ جال کھولتے ہوئے وہ ڈر رہے تھے لیکن جال کھلنے کے باوجود ٹارزن حرکت نہیں کر رہا تھا جبکہ منکو جال سے نکل کر باہر دوڑ گیا تھا اور کسی نے بھی اس پر توجہ نہیں دی تھی۔ ان سب کی نظر میں منکو کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ جال کھلنے پر ٹارزن نے اپنے جسم کو حرکت دینی چاہی مگر اس کے ہاتھ پاؤں حرکت نہ کر سکے۔ پھر سلاکو نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے ٹارزن کو اٹھا کر کھڑا کیا۔ اس کے ہاتھ اس کی کمر پر کر کے اور ایک

درخت کی سوکھی ہوئی موٹی شاخ کا ٹکڑا اس کے دونوں بازوؤں میں پھنسا کر رسی سے ٹارزن کو باندھ دیا۔

" چلو ٹارزن۔ اب جھونپڑی سے باہر نکل کر ذرا جنگل کا ایک چکر لگاؤ"۔ ٹائیگر نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹارزن جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ وحشی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ ٹائیگر نے کوئی منتر پڑھا تو وہ اور ارسیلا ہوا میں بلند ہو گئے اور درختوں کے اوپر سے گزرنے لگے۔ انہیں ہوا میں اس طرح بلند ہوتے دیکھ کر وحشی پرجوش نعرے لگا رہے تھے۔ سردار ملاکو اور نائب سردار سلاکو ٹارزن کا مذاق اڑا رہے تھے۔ ٹارزن آگے آگے تھا اور وحشی پیچھے پیچھے جبکہ منکو بھی درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا ٹارزن کے پیچھے پیچھے تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کس طرح ٹارزن کو اس مصیبت سے بچائے۔ اسے ملاکو اور سلاکو پر بہت غصہ آ رہا تھا جو اس طرح ٹارزن کو ذلیل کر رہے تھے۔ پھر اسے کچھ خیال آیا تو وہ ایک طرف دوڑ گیا۔ اس جنگل میں پچاس سے زائد سنہری شیر رہتے تھے۔ وہ ان کے پاس پہنچ گیا۔

"اناکو قبیلے کے وحشیوں نے سردار ٹارزن کو قید کر لیا ہے۔ اب وہ اسے قیدی حالت میں گھما رہے ہیں۔ تمہیں سردار ٹارزن کی مدد کرنی چاہیئے"۔ منکو نے جیسے ہی ان سنہری شیروں سے کہا تو وہ سب غصے میں آ گئے اور غصے میں آ کر وہ سب دھاڑنے لگے۔

"چلو منکو۔ ہم اناکو قبیلے کی بوٹی بوٹی کر دیں گے"۔ ایک سنہری شیر نے منکو سے کہا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے وہاں آ گئے جہاں ٹارزن کو قیدی بنا کر گھمایا پھرایا جا رہا تھا اور وحشی اس کے پیچھے تھے لیکن وہاں پہنچتے ہی وہ سب شیر ایک دم ساکت ہو گئے۔ ایسے جیسے پتھر کے ہو گئے ہوں۔ منکو نے ان کا یہ حال دیکھا تو اسے حیرت ہوئی لیکن وہ جان نہ سکا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے۔ وہ دوبارہ وہاں سے پلٹا۔ اس مرتبہ وہ ہاتھیوں کے غول کے پاس گیا تھا۔

"کیا ہوا منکو۔ تم بہت پریشان لگ رہے ہو"۔ ایک ہاتھی نے اس سے پوچھا۔

"اناکو قبیلے کے وحشیوں نے سردار ٹارزن کو قیدی بنا لیا ہے۔ اب وہ سردار کو قیدی کی حالت میں گھما

رہے ہیں۔ سردار کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے"۔ منکو نے ہاتھیوں سے کہا۔

" ہم اناکو قبیلے کے وحشیوں کو اپنے قدموں تلے روند دیں گے۔ آؤ ہمارے ساتھ "۔ ایک ہاتھی نے منکو سے کہا اور پھر وہ چنگھاڑتے ہوئے اس طرف دوڑنے لگے جہاں ٹارزن اور اناکو قبیلے کے وحشی موجود تھے۔ وہاں پہنچ کر ہاتھیوں کی بھی وہی حالت ہوئی جو سنہری شیروں کی ہوئی تھی۔ اب تو منکو بہت زیادہ پریشان ہو گیا۔ ٹارزن کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی اس لئے وہ پریشانی کی حالت میں وہاں سے دور ہٹ گیا تھا۔

" کیا ہوا منکو۔ تم بہت اداس اور پریشان نظر آ رہے ہو"۔ ایک لومڑی نے اس سے پوچھا تو اس نے لومڑی کو اپنی پریشانی کی وجہ بتا دی۔

" اوہ۔ یہ تو جادو کا معاملہ ہے منکو۔ تم ارش قبیلے کے بابا سے ملو۔ وہ جادو کا توڑ کرتے ہیں"۔ لومڑی نے کہا تو منکو اچھل پڑا۔ اس وحشی بابا کا خیال تو اسے خود بھی آ جانا چاہئے تھا۔ شاید پریشانی کی حالت

میں اس کے سوچنے کی صلاحیت ختم ہو گئی تھی۔ وہ دوڑتا ہوا ارش قبیلے میں پہنچ گیا۔ اس نے وحشی بابا کی جھونپڑی دیکھی ہوئی تھی۔ یہ وحشی بابا جادو منتر کا توڑ کرتا تھا۔ بیمار وحشیوں کا علاج بھی کیا کرتا تھا اور علم نجوم سے بھی واقف تھا۔ منکو سیدھا اس کی جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔

" آؤ۔ آؤ۔ منکو۔ میں تو بہت دیر سے تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں"۔ وحشی بابا نے اس سے کہا۔

" بابا۔ اناکو قبیلے کے وحشیوں نے سردار ٹارزن کو قیدی بنا لیا ہے"۔ منکو نے آنسو بہاتے ہوئے وحشی بابا سے کہا اور ان کے قدموں میں لوٹ پوٹ ہونے لگا۔

" میں تمہاری زبان تو نہیں جانتا لیکن اس وقت تم اپنی زبان میں مجھ سے جو کچھ کہنا چاہتے ہو وہ میں سمجھ رہا ہوں کیونکہ مجھے میرے علم نے بتا دیا ہے کہ ٹارزن اس وقت مشکل میں ہے۔ ٹائیگر نامی ایک جادوگر نے سردار ٹارزن پر جادو کر دیا ہے اور اب سردار قیدی بنا جنگل میں گھوم رہا ہے اور اناکو قبیلے

کے وحشی سردار کا مذاق اڑا رہے ہیں"۔ وحشی بابا نے منکو کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو منکو نے اقرار میں سر ہلا دیا۔

"میں تمہیں یہ کانٹا دے رہا ہوں۔ تم یہ کانٹا سردار ٹارزن کے بازو میں چبھو دینا۔ جیسے ہی یہ کانٹا سردار کو چبھے گا سردار ٹارزن پر سے جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور جب تک سردار ٹارزن کو اس کانٹے کی چبھن کی تکلیف ہوتی رہے گی اس وقت تک سردار ٹارزن پر کوئی جادو اثر نہیں کرے گا۔ جادو کا اثر ختم ہوتے ہی سردار ٹارزن ان سے خود نمٹ لے گا"۔ وحشی بابا نے ایک جھاڑی کا کانٹا منکو کو دیتے ہوئے کہا۔ منکو نے وہ کانٹا لیا اور باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ دوڑتا ہوا واپس اس جگہ پہنچ گیا جہاں جنگل میں ٹارزن گھوم رہا تھا۔

"سردار۔ میں تمہیں کانٹا چبھونے لگا ہوں۔ اس کانٹے کے چبھتے ہی تم پر سے جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ تم زور لگا کر رسی کو توڑ لینا"۔ منکو نے ٹارزن کے کندھے پر سوار ہو کر کہا اور پھر اس نے زور سے وہ

کانٹا ٹارزن کو چبھو دیا۔ جیسے ہی وہ کانٹا ٹارزن کو چبھا سنہری شیر اور ہاتھی یکدم ٹھیک ہو گئے ۔ ٹائیگر اور ارسیلا جو ہوا میں بلند تھے زمین پر آ گرے جبکہ ٹارزن نے زور لگایا تو رسی ٹوٹتی چلی گئی۔ شیروں اور ہاتھیوں نے ٹھیک ہوتے ہی چنگھاڑتے اور دھاڑتے ہوئے وحشیوں پر حملہ کر دیا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن انہیں روکتا انہوں نے ٹائیگر، ارسیلا اور وحشیوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔ لمحوں میں ہی وہ سب ختم ہو گئے تھے۔

" ہم سارے اناکو قبیلے کو تہس نہس کر دیں گے"۔ شیروں اور ہاتھیوں نے کہا اور اس قبیلے کی طرف بڑھنا چاہا۔

" رک جاؤ۔ جو سرکش اور ظالم تھے وہ مارے گئے ہیں۔ باقی وحشیوں کو میں سمجھا دوں گا۔ وہ اس جنگل کے اچھے وحشی بن کر رہیں گے۔ تم سب اب واپس جاؤ"۔ ٹارزن نے ان سے کہا تو وہ رک گئے اور پھر واپس چلے گئے ۔ ٹارزن اناکو قبیلے میں گیا تو باقی وحشیوں نے اس کے حق میں نعرے لگانے شروع کر دیئے اور ٹارزن کو بڑا سردار بنا لیا۔ ٹارزن نے ان

میں سے ایک وحشی کو ان کا سردار بنایا اور خود
کے ساتھ اپنے جنگل میں آگیا۔

خستم شد

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

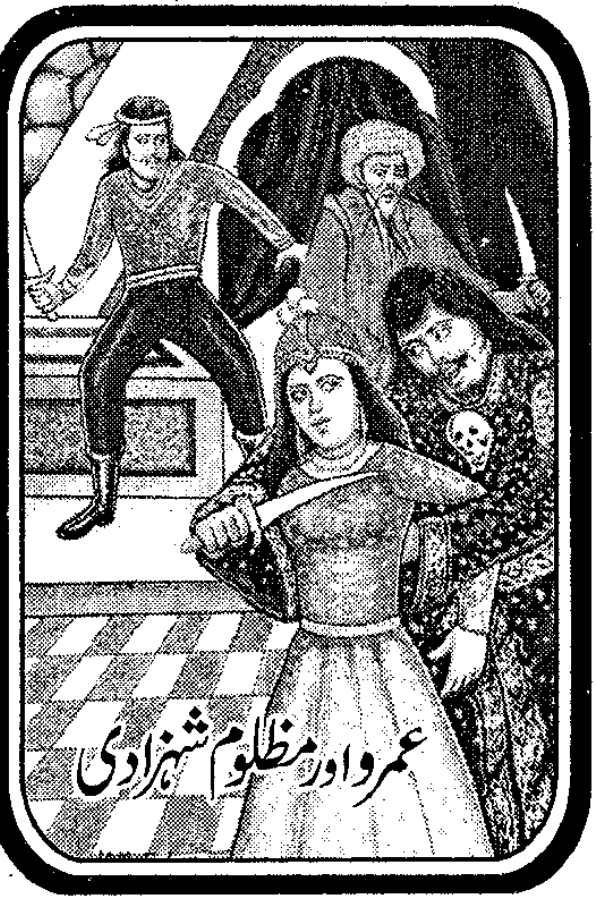

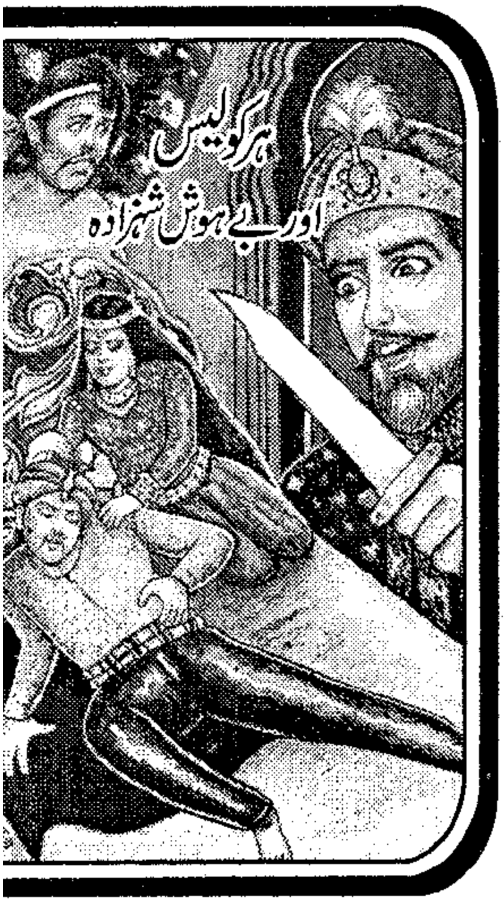

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

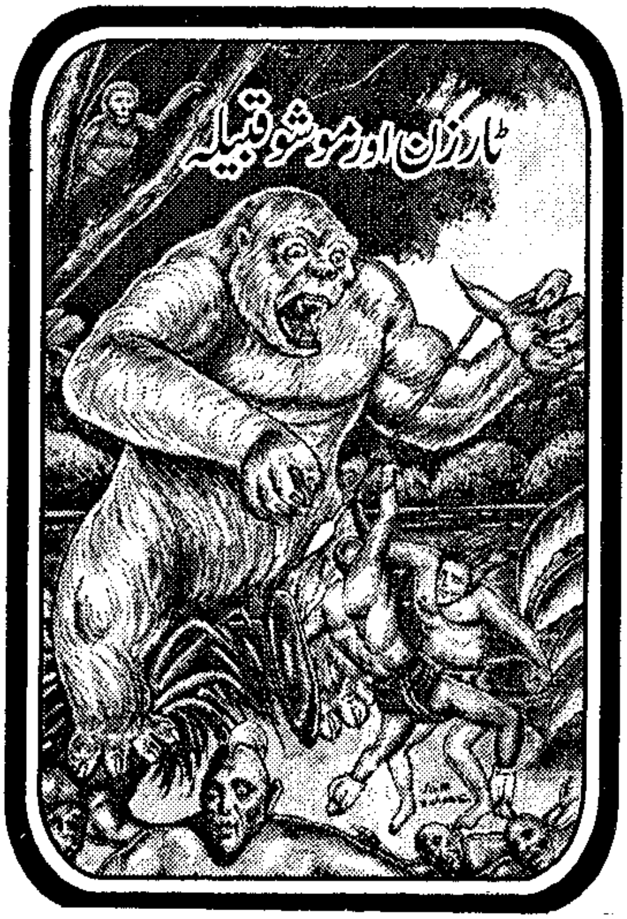
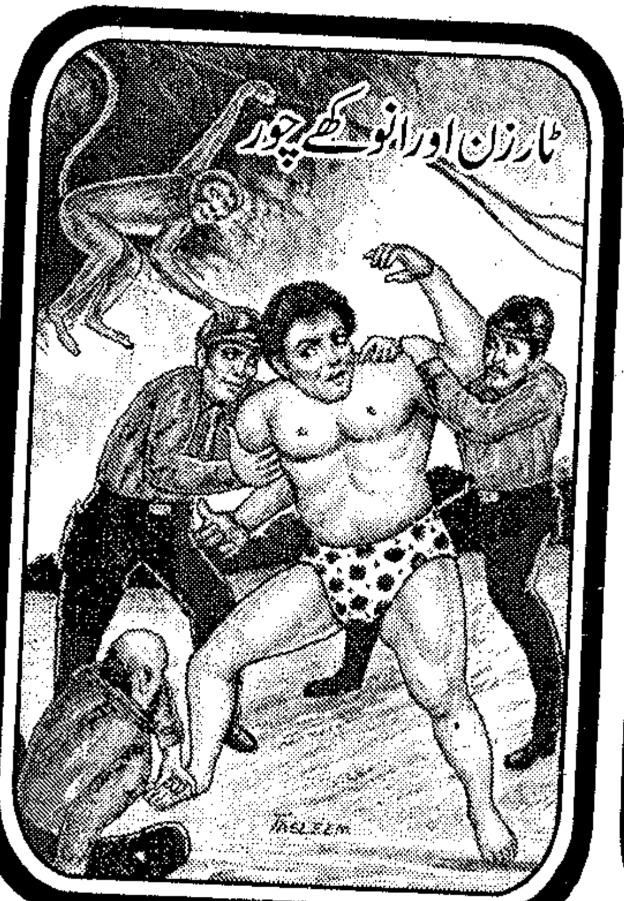
بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں